© rasailojaraid.com

ڈاکٹر محمد حمید اللہ رح
کی علم حدیث میں خدمات

ڈاکٹر محمد عبداللہ

"ومَن يؤتَ الحِكمةَ فقد أوتي خيراً كثيراً" (البقرہ)
جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر عطا کر دی گئی

ڈاکٹر محمد حمید اللہ (۱۹۰۸ء-۲۰۰۲ء) کا شمار بلاشبہ عالم اسلام کے ایک بے مثال محقق، نامور مصنف اور جلیل القدر مفکر کے طور پر ہوتا ہے۔ آپ مغرب میں اسلام کے سفیر اور ترجمان تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی خدمات میں مشرق و مغرب دونوں کا حسین امتزاج موجود ہے۔ دین اسلام کے حوالے سے آپ کی خدمات وسیع بھی ہیں اور متنوع بھی۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی کے مطابق "شاید بیسویں صدی کے کسی اور مصنف یا سکالر میں وہ وسعت علمی اور گہرائی نہیں پائی جاتی جو ڈاکٹر حمید اللہ میں پائی جاتی تھی۔ اسلامی علوم وفنون کا شاید ہی کوئی ایسا گوشہ رہا ہوگا جس میں مرحوم نے انتہائی فاضلانہ، عالمانہ اور انتہائی عمیق تحقیق کے نتائج دنیائے اسلام کے سامنے پیش نہ کیے ہوں" (۱)۔

قرآنی علوم ہوں یا حدیث وسیرت، فقہ وقانون کا تذکرہ ہو یا اسلام کے سیاسی، انتظامی اور ریاستی تشریحات کی بات ہو ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم نے اسلام کو ایک زندہ جاوید عملی دین کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ خصوصاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومرتبہ، شخصیت وکردار اور سیرت ونظام کی جس طرح وضاحت فرمائی یوں معلوم ہوتا ہے کہ فاصلے سمٹ گئے ہیں اور حضور اکرم ﷺ

☆ لیکچرار شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور صحابہ کرامؓ کی جماعت ہمارے سامنے موجود ہے۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر القرون کی اس سے بہتر منظر کشی نہیں ہو سکتی۔

اگر چہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم کی ابتدائی اور بنیادی دلچسپی بین الاقوامی قانون سے تھی جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن میں انہوں نے قانون کے استاد اور مصنف کے طور پر خدمات سرانجام دیں، بالخصوص ۱۹۳۰ سے ۱۹۴۰ء کے دوعشروں میں ان کا بیشتر کام بین الاقوامی قانون کے میدان میں نظر آتا ہے۔ (۲) تاہم جب انہوں نے عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عہد خلافت راشدہ سے متعلق سیاسی دستاویز پر مطالعہ و تحقیق پیش کی تو ان کی توجہ سیرت کی طرف منطعف ہوئی۔ سیرت کا اولین مآخذ حدیث نبویؐ ہونے کی وجہ سے آپ کی دل چسپی کا میدان قانون کی بجائے حدیث و سیرت بنا، یہی وجہ ہے زندگی کے بقیہ پانچ چھ عشرے سب کے سب حدیث و سیرت کے کام میں صرف کیے۔

اگر چہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ معروف معنوں میں محدث نہیں ہیں۔ انہوں نے علم حدیث کی تدریس کا کام بھی اس انداز سے نہیں کیا، جیسا کہ علم حدیث کے اساتذہ کرتے ہیں اور نہ ہی انہوں نے روایتی انداز سے کام کیا تاہم اس سب کے باوجود علم حدیث کی تاریخ میں وہ ایک منفرد مقام کے حامل ہیں اور اتنے منفرد مقام کے، کہ بقول ڈاکٹر محمود غازی ''اگر علم حدیث کی تاریخ لکھی جائے تو شاید ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا کام اس تاریخ کا منفرد عنوان ہو'' حدیث کی تاریخ اور استنادی حیثیت ان کی دل چسپی اور خدمات کا خاص موضوع ہے

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی خدمت حدیث اور تاریخ حدیث میں ان کے مقام و مرتبہ کو حقیقی معنوں میں جاننے کے لیے ضروری ہے کہ مستشرقین کے اسلوب' طریقۂ کار پر ایک سرسری نظر ڈال لی جائے۔

مطالعۂ حدیث میں مستشرقین کا منہج

انیسویں صدی عیسوی میں ساٹھ کی دھائی کا دوسرا نصف اور ستر کی دھائی کا بڑا حصہ تیسری دنیا کے لیے بالعموم اور اسلامی دنیا کے لیے بالخصوص' ہنگاموں' سیاسی عدم استحکام اور فکری انتشار کا دور تھا۔ عالم اسلام کے اندر اسلامی تشخص کا شعور پروان چڑھ رہا تھا اور مغرب کے سیاسی اور علمی ادارے اسے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خطرناک رجحان قرار دے رہے تھے۔ مسلمانوں کی سرگرمیوں پر نہ صرف کڑی نظر تھی، بلکہ ان عوامل کا تجزیہ اور ان اسباب کی تحلیل بھی جاری تھی جو نئے شعور کا باعث بن رہے تھے اور مغرب کی جامعات میں مسلمانوں کی تاریخ وثقافت' ان کے اداروں اور ان کے علوم وفنون پر تحقیقات کا سلسلہ بھی زور وشور سے جاری رہا۔ اسلامی تشخص کے جواز پر علمی اور صحافتی بحثوں کو مسلم ممالک میں چیلنج کے انداز پر شروع کرایا گیا اور عالم اسلام کے اندر موجود سیکولر لابی نے اسلامی حوالہ کو چیلنج کیا۔ اسلام کی سیاسی' معاشی اور معاشرتی تعلیمات کو نہ صرف ناکافی گردانا گیا، بلکہ اسلامی قانون واخلاق کے بنیادی ماخذ کو بھی مشکوک قرار دیا گیا بالخصوص حدیث وسنت کو موضوع بنایا گیا (۳).

مستشرقین نے اسی زمانے میں حدیث سے متعلق بنیادی بحثیں کیں۔ مشہور جرمن مستشرق ڈاکٹر سپرنگر (Spranger) جو مدرسہ عالیہ کلکتہ کے پرنسپل رہے، جنہوں نے حافظ ابن حجر کی کتاب ''الاصابہ فی تمییز الصحابہ'' ایڈیٹ کی اور کلکتہ سے شائع کرایا۔ ۱۸۵۱ء میں انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تین جلدوں میں کتاب (life Of Mohammad) لکھی۔ اس کتاب میں حدیث کی روایت اور حیثیت پر بحث کی۔ یوپی کے لیفٹیننٹ گورنر ولیم میور نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر کتاب (life Of Mohammad) تحریر کی۔ اس کتاب میں سپرنگر کی بحث کو آگے بڑھایا گیا، تاہم حدیث کے متعلق جس مغربی سکالر نے تفصیلی بحث کی وہ جرمن مستشرق گولڈ زیہر (Gold Zhiher) تھا، اس نے اپنی کتاب (Muhammedanische Studies) کی دوسری جلد میں حدیث پر تنقیدی وتجزیاتی انداز سے لکھا۔ اس کی یہ کتاب ۱۸۹۰ء میں چھپی۔ گولڈ زیہر کے بعد آنے والے تمام مستشرقین نے اس کا تتبع کیا۔ گولڈ زیہر کے اصولوں کو اسلامی قانون کی تحقیق میں پروفیسر جوزف شاخت نے اپنی کتاب The Origins of Muhammedens Jurisprudance میں آگے بڑھایا۔ ان تمام محققین نے حدیث کی معنوی حیثیت کو مشکوک قرار دیا۔ ان کے نزدیک حدیث لٹریچر بعد کی پیداوار ہے۔ (۴)

لین پول (Lane Pool) لکھتا ہے:

''احادیث کافی تعداد میں ہیں اور مفصل ہیں، لیکن یہ معلوم کرنا آسان نہیں کہ وہ کہاں تک اصلی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں۔ روایات جنہیں بعد میں جمع کیا گیا اور چھ لاکھ سے کم کر کے تعداد ۷۲۷۵ تک لائی گئیں قابل اعتماد نہیں ہیں، کسی وثوق کے ساتھ اب ان کی چھان بین کرنا تقریباً ناممکن ہے۔(۵)

اسی طرح کے اشکالات کا اظہار انسائیکلو پیڈیا آف برٹینکا کا مقالہ نگار بھی کرتا ہے:

"Hadith (a report, or collection of sayings attributed to the prophet) provide the written documentation of the prophet's word and deeds. Six of these collection, compiled in 3rd century A.H. (9th century AD) came to be regarded as especially author line by the largest groups in Islam, the sunnah "(6)

اسی طرح وضع حدیث کو بنیاد بنا کر حدیث کے پورے ذخیرے کو مشکوک قرار دیا گیا۔ اور سیاسی وکلامی اختلافات کو اشاعت حدیث کا سبب قرار دیا گیا۔ اسی طرح قانونی ضرورتوں کے تحت وضع حدیث کو ایک حقیقت ثابت کیا گیا۔ گولڈ زیہر نے دعویٰ کہ کوئی اختلافی مسئلہ ،خواہ وہ سیاسی ہو یا اعتقادی ایسا نہیں جو کسی نہ کسی قوی الاسناد حدیث پر مبنی نہ ہو۔ اس کے بقول سیاسی مقاصد کے تحت احادیث کی تصنیف ایک معمول کی بات تھی۔ گولڈ زیہر نے اپنے دلائل کا سارا زور اس پر لگایا کہ امام زہری بنوامیہ کے لیے حدیثیں گھڑا کرتے تھے۔ اور ابو ہریرہؓ حکمرانوں کو خوش کرنے کے لیے حدیثیں سناتے تھے' پروفیسر جوزف شاخت نے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ سنت قانونی معنوں کی بجائے سیاسی معنوں میں استعمال ہوتی تھی۔(۷)

مستشرقین کی تحقیق و مطالعہ سے بطور خلاصہ کے چند نکات یہ سامنے آتے ہیں:

1- حدیث لٹریچر زیادہ تر زبانی روایت پر مبنی ہے جو ایک صدی سے زیادہ عرصہ اسی زبانی روایت سے منتقل ہوتا رہا۔

2- اسلامی قانون کے ابتدائی مجموعوں میں حدیثوں کی تعداد کم ہے، جب کہ بعد کے ادوار میں احادیث کی تعداد بڑھ گئی اور متاخر مجموعوں میں اتنی بڑی تعداد، جمع کی گئی جو ابتدائی دور میں ناقابل تصور تھی۔

3- کم عمر صحابہؓ کی مرویات کی تعداد بڑی عمر کے صحابہؓ کی مرویات سے کہیں زیادہ ہے اس لیے ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے ساتھ جو سند ملحق کی گئی ہے وہ قابل اعتماد نہیں۔

4- اسناد کا طریقہ پہلی صدی ہجری کے آخر میں استعمال کیا گیا، لہٰذا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جس حدیث کو اس اسناد سے بیان کیا گیا ہے وہ صحیح معنوں میں حدیث ہے۔

5- ایسے یقینی ثبوت موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر اسناد اور متن حدیث موضوع ہیں (۸)۔

ڈاکٹر خالد علوی کے بقول مستشرقین کا اصل مسئلہ نفسیاتی ہے۔ مسلمانوں سے رابطہ کے بعد انہیں اپنے مذہبی ذخیرۂ علمی کا تقابل کرنا پڑا۔ ان کی علمی روایت میں مذہبی تحریروں کی قطع و برید اور ردو بدل شامل تھا۔ عہد نامہ قدیم کی تصنیف کے مراحل متعین تھے اور عہد نامہ جدید کی کتب کی تصنیف اور ان کی حیثیت کا بھی انہیں علم تھا۔ مسیح کی مستند اور مفصل سوانح عمری کا کوئی وجود نہیں۔ اناجیل اربعہ ان کی وفات کے کافی عرصہ بعد لکھی گئیں۔ زبانی روایت کو ایک بنیادی ماخذ کی حیثیت حاصل تھی جب حدیث کا مستند ذخیرہ ان کے سامنے آیا اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر قابل اعتماد کتب ان کی نظر سے گذریں تو انہیں اپنی کمتری کا احساس ہوا، سپرنگر نے جب الاصابہ کو ایڈیٹ کیا تو اس کے مقدمہ میں لکھا:

''نہ کوئی قوم دنیا میں گذری نہ آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال سا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہو جس کی بدولت آج پانچ لاکھ شخصوں کا حال معلوم کیا جا سکے،

اسی طرح پروفیسر ماگولیتھ (D.S. Margolieth) نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر کتاب لکھی تو باوجود تعصب کے وہ بھی مجبور ہو کر لکھتا ہے:

''محمد کے سوانح نگاروں کا ایک وسیع سلسلہ ہے جس کا ختم ہونا غیر ممکن ہے لیکن اس میں جگہ پانا قابل شرف ہے''۔

اسی نفسیاتی الجھن کے پیش نظر انہوں نے مسلمانوں کی پوری علمی روایت کو مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی ان کا اولین ہدف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی اور اس کے حوالے سے ذخیرہ حدیث بھی۔ (۹)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مستشرقین کے اثرات

مستشرقین کی مذکورہ فکری کاوشیں پر تاثیر تھیں اور اس سے مسلمان بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ان افکار کے سب سے زیادہ اثرات ہندوستان اور مصر کے مسلمانوں پر پڑے۔ برصغیر پاک و ہند میں سر سید احمد خان پہلے شخص تھے جو ان افکار سے متاثر ہوے اور انکار حدیث کی طرف مائل ہوئے۔ سرسید احمد خان نے ولیم میور کی کتاب کا جواب لکھا اور اس میں بلاشبہ وہ مخلص تھے، لیکن جوابی استدلال میں ان کا انداز معذرت خواہانہ تھا اور غیر شعوری طور پر وہ اس مسلک سے متاثر ہوئے۔ ان کے بعد مولوی چراغ علی، علامہ مشرقی، حافظ اسلم جیراج پوری اور غلام احمد پرویز نے منظم طریقے سے اس مسلک کو آگے بڑھایا۔ برصغیر میں گولڈزیہر کی کتابوں کے تراجم نہ ہوئے، کیونکہ انگریزی زبان کے ذریعہ تعلیم ہونے کی وجہ سے اہل علم انگریزی مصادر سے استفادہ کر سکتے تھے (۱۰)

البتہ مصر میں گولڈزیہر (Gold Ziher) کی کتاب ''العقیدۃ وشریعۃ الاسلام'' کے عنوان سے عربی میں ترجمہ ہوئی۔ اس طرح گولڈزیہر کے خیالات عرب کے علمی حلقوں تک پہنچے ڈاکٹر علی حسن عبدالقادر نے اپنی کتاب '' نظرۃ عامۃ فی تاریخ الفقہ الاسلامی'' میں تاریخ حدیث کے بارے میں گولڈزیہر کے خیالات کو نقل کیا ہے، لیکن ان خیالات کو سب سے زیادہ مرتب انداز میں استاد احمد امین مصری نے 'فجر الاسلام' میں اور محمود ابوریہ نے 'الاضواء علی السنۃ المحمدیہ' میں پیش کیا ہے۔ ابوریہ نے بطور خاص حضرت ابوہریرہؓ کو نشانہ بنایا جن کا شمار مکثرین صحابہؓ میں ہوتا ہے کہ تین سال میں ساڑھے پانچ ہزار کے قریب روایات ابوہریرہؓ نے کیسے جمع کرلیں؟ یقیناً وہ گھڑ کر احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے تھے۔

اگرچہ مسلمانوں کے ہاں نقد حدیث کے سلسلے میں شاندار علمی ذخیرہ موجود ہے۔ حدیث کے سلسلے میں منحرف گروہوں کے خیالات کا علمی جائزہ بھی ہماری علمی روایت کا حصہ ہے۔ مستشرقین اور ان سے متاثر دانشوروں کی تحریروں کے جواب میں ایک معتدبہ لٹریچر تیار ہوا ہے۔ علماء و محققین نے عربی، انگریزی اور اردو میں شاندار کتابیں لکھی ہیں، برصغیر پاک و ہند میں اولیت کا شرف مولانا مناظر احسن گیلانیؒ اور ان کے شاگرد رشید ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو حاصل ہے۔ ''اگرچہ علامہ شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور مولانا مودودیؒ نے بھی اس میدان میں قابل قدر کام کیا ہے، مگر اول الذکر استاد و شاگرد نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے، خصوصاً ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے اس باب میں اتنا مواد جمع کر دیا ہے کہ بعد میں آنے والے اہل علم انہیں کے خوشہ چین ہیں۔ ڈاکٹر خالد علوی کے بقول مولانا مناظر احسن گیلانی کے ہاں معلومات، دلائل اور استنتاج کا ایک جنگل ہے جو سبزہ و رنگ کا حسین امتزاج ہے، لیکن ڈاکٹر حمید اللہ کے ہاں سلیقہ و قرینہ سے منظم ایک چمنستان ہے جس کی سلیقہ مندی دلنواز اور جس کے پھولوں کی خوشبو معطر کن ہے۔(۱۱)

گولڈ زیہر اور اس کے عرب متاثرین کے سلسلے میں ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی کی کتاب 'السنۃ ومکانتھا فی التشریع الاسلامی'' حجت ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی نے اپنے پی۔ایچ۔ڈی کے مقالہ میں گولڈ زیہر اور شاخت کے نظریات کا تنقیدی جائزہ لیا ہے، ان کا یہ مقالہ Studies in Early Hadith litreature کے نام سے چھپ چکا ہے اور عربی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر زبیر صدیقی نے اس موضوع پر قابل قدر کام کیا ہے۔(۱۲)

خدمت حدیث میں ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کا اسلوب

جیسا کہ سطور بالا میں ذکر کیا گیا کہ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ معروف معنوں میں محدث نہیں ہیں اور حدیث کی خدمت کا کام روایتی علمی اور متکلمین کے طرز پر سرانجام نہیں دیا، تاہم انہوں نے مستشرقین اور ان کے متاثرین کے منہج اور طریقۂ کار کو شعوری طور پر سمجھا' ان کی حکمت علمی کا مؤمنانہ بصیرت کی روشنی میں جائزہ لے کر تاریخ حدیث اور حجیت حدیث میں وہ خدمات سرانجام دیں کہ ان کے پائے کو پہنچنا ناممکن نہ سہی مشکل ضرور ہے اور اس باب میں اس قدر ثبوت اور شواہد جمع کر دیئے کہ جن کا انکار کج فکر افراد کے لیے بھی ممکن نہیں۔ ڈاکٹر خالد علوی کے بقول: ڈاکٹر حمید اللہ کی بنیادی خدمت حدیث اس اصول کو مستحکم کرتی ہے کہ کتابت حدیث کا کام عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوا ہے۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی دستاویزات اور عہد صحابہؓ و تابعین کے مکتوب ذخیرہ پر تحقیق کر کے ڈاکٹر مرحوم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ دستاویزات منکرین حدیث و مستشرقین کے اس دعوے کی تردید کے لیے شافی جواب ہیں کہ کتابت کی سرگرمیاں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سو سال بعد کا واقعہ ہے۔(۱۳)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی خدمات حدیث اور تاریخ حدیث میں ان کے مقام کا تعین مندرجہ ذیل پہلوؤں سے ہوسکتا ہے۔

(الف) مستقل تصانیف

(ب) مقالات وخطبات

(ج) احادیث سے اخذ واستنباطات

(الف) مستقل تصانیف

تاریخ حدیث میں آپ کی نمایاں کاوشیں حسب ذیل ہیں:

ا۔صحیفہ ھمام بن منبہ : تاریخ حدیث کے ضمن میں ڈاکٹر حمید اللہ کا سب سے نمایاں کام صحیفہ ھمام بن منبہ کی اشاعت (۱۴) ہے، ڈاکٹر محمد حمید اللہ مذکورہ صحیفہ کا تعارف کرواتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''حضرت ابو ہریرہؓ کے اور بھی شاگرد تھے، جن میں سے ایک زیر اشاعت رسالے کے مؤلف ھمام بن منبہ' بھی ہیں اور یہ تالیف بعینہ محفوظ ہونے والے اور تا حال دستیاب شدہ کتب حدیث میں قدیم ترین ہے، کیونکہ ابو ہریرہؓ کی وفات سن ۵۸ھ یا اس کے لگ بھگ زمانے میں بیان کی جاتی ہے۔ابو ہریرہؓ بھی یمنی تھے اور ھمام بن منبہ بھی یمن کے باشندے تھے۔جب ھمام تعلیم کے لیے مدینہ آئے تو فطری تقاضے سے وہ اپنے ممتاز ہم وطن ابو ہریرہؓ کے پاس حاضر ہوئے۔ابو ہریرہؓ نے اس نوجوان ہم وطن کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں سے کوئی ڈیڑھ سو کا انتخاب کیا۔یہ زیادہ تر تربیت اخلاق کے متعلق ہیں اور ان حدیثوں کو ایک چھوٹے رسالے کی صورت میں مرتب کر کے اپنے شاگرد کو ھمام کو املا کرایا۔اس کی ٹھیک تاریخ معلوم نہیں، لیکن یقیناً ابو ہریرہ کی تالیف ہے، جو انہوں نے ھمام بن منبہ کے لیے مرتب کی۔اس لیے اس کا نام الصحیفة الصححیه ابی هریرة لهام بن منبسه، ہونا چاہیئے، بعض حوالوں سے جیسا کہ آگے بیان ہوگا، معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نام یہی تھا۔یہ قرین قیاس ہے کیوں کہ حضرت ابو ہریرہ کو اگر کسی صحابی کی حدیث دانی پر رشک تھا تو وہ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ ہیں، جنہوں نے 'الصحیفة الصادقة' کے نام سے حدیثوں کا ایک مجموعہ چھوڑا ہے، کوئی تعجب نہیں' اس کی دیکھا دیکھی انہوں نے اپنی تالیف حدیث کا نام ال صحیفه الصححیه' رکھا ہو' (۱۵)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے جہاں صحیفہ کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے، وہاں ۴۷ صفحات کا دیباچہ لکھا، جو بذاتِ خود بہت کام کی چیز ہے اور تاریخ حدیث کے حوالے اہم دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک جگہ خود لکھتے ہیں یہ دیباچہ بتائے گا کہ حدیث نبویؐ کی تاریخ میں صحیفہ ہمام بن منبہ کو کیا درجہ اور کیا اہمیت حاصل ہے،(۱۶)

صحیفہ ھمام بن منبہ کی تلاش اور اشاعت کی بابت رقم طراز ہیں:

''۱۹۳۴ء میں برلن (جرمنی) میں مجھے زیر اشاعت عربی کتاب کا ایک ناقص مخطوطہ ملا تھا، جس میں دو جگہ ایک ایک ورق ضائع ہو گیا ہے، میں نے اسے وہیں اپنے لیے نقل کیا اور تلاش رہی کہ اس نادر روزگار کتاب کا کوئی اور نسخہ مل جائے، تو تکمیل ہو اور اشاعت کی طرف توجہ بھی کی جائے۔ پورے بیس سال بعد اللہ نے یہ آرزو پوری کی وللہ الحمد والمنۃ۔(۱۷)

جب کہ دوسرا مخطوطہ دمشق سے ملا، اس کی بابت لکھتے ہیں:

''دمشق کا مخطوطہ اپنے ہمشیر مخطوطے پر ایسی ہی فوقیت رکھتا ہے جیسے سورج کا ذاتی نور چاند کی مستعار روشنی پر اور وہ وہاں کتب خانہ ظاہریہ میں محفوظ ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی (کلکتہ یونیورسٹی) نے مجھے اس کا پتہ دیا اور دمشق کے ڈاکٹر صلاح الدین منجد کی مہربانی سے اس کتاب کے فوٹو فراہم ہوئے، یہ دونوں میرے اور ان تمام لوگوں کے شکریہ کے مستحق ہیں جو اس کتاب پڑھنے سے مستفید ہوں گے(۱۸).

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے کمال عجز سے اس کی اشاعت میں اپنے دو محسنوں کا خصوصی شکریہ ادا کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

''میں بہتوں کا ممنون بھی ہوں اور خوشہ چین بھی۔ خاص کر دو کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے، ایک تو جامعہ کلکتہ کے پروفیسر محمد زبیر صدیقی ہیں، مخطوط ثانی کا اصل میں ان ہی نے پتہ چلایا اور پھر وفور ایثار سے اس کی اشاعت کے لیے میرے حق میں دست بردار ہو گئے۔ تدوین حدیث پر آپ کے بعض گراں قدر مقالوں سے بھی میں نے استفادہ کیا ہے۔ دوسرے استاد محترم مولانا سید مناظر احسن گیلانی مدفیوضہ ہیں۔ یہاں آئندہ اوراق میں دیباچے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اصل میں انہی آفتاب کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ماہتاب وار ضیا پاشی ہے، جزاھما اللہ حق الجزاء (۱۹)

اس صحیفہ کی اشاعت سے ڈاکٹر حمید اللہ نے یہ ثابت کیا کہ یہ رسالہ مخطوط دمشق کے رواۃ محمد بن عبدالمسعود سے لے کر رسولِ اکرم تک بسند صحیح مروی ہے' لکھتے ہیں:

''بہر حال پہلی صدی ہجری کے تقریباً وسط کی یہ تالیف تاریخی نقطہ نظر سے ایک گراں مایہ یادگار ہے، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تین سو سال بعد لکھی جانی شروع ہوئی اور احمد بن حنبل' بخاری' مسلم' ترمذی جیسے ائمہ کو بھی جعلساز قرار دینا چاہتے ہیں۔ان کی دلیل زیادہ تر یہی رہی ہے کہ عہد نبوی یا عہد صحابہ کی حدیث سے متعلق کوئی یادگار موجود نہیں ہے۔اب عہد صحابہ کی یہ یادگار ہمارے ہاتھ میں ہے اور مقابلہ کرنے پر نظر آتا ہے کہ بعد کے مؤلفوں نے مفہوم تو کیا' کوئی لفظ تک نہیں بدلا ہے۔صحیفہ ہمام کی ہر حدیث نہ صرف صحاح ستہ میں ابو ہریرہ کے حوالے سے ملتی ہے، بلکہ مماثل مفہوم دوسرے صحابہ سے بھی ان کتابوں میں ضرور ملتا ہے، جو اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ اس کا انتساب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرضی اور بے بنیاد نہیں'' (۲۰)

صحیفہ ھمام کا تحفظ

ڈاکٹر حمید اللہ مذکورہ صحیفہ کے تحفظ کی بابت لکھتے ہیں:

''ھمام بن منبہ نے اپنے استاد (ابو ہریرہؓ) سے حدیث کا جو مجموعہ حاصل کیا تھا' اسے نہ تو ضائع کیا اور نہ اپنی ذات کی حد تک مخصوص رکھا' بلکہ اپنی صوابدید پر اپنے شاگردوں تک پہنچایا اور رسالہ زیر تذکرہ کی روایت یا تدریس کا مشغلہ انہوں نے پیرانہ سالی تک جاری رکھا۔یہ درس بہتوں نے لیا ہوگا، لیکن خوش قسمتی سے انہیں ایک صاحب ذوق شاگرد معمر بن راشد یمنی بھی مل گیا۔جنہوں نے بغیر حذف و اضافہ اس رسالہ کو اپنے شاگردوں تک پہنچایا۔معمر کو بھی ایک ممتاز اہل علم بطور شاگرد مل گئے، یہ عبدالرزاق بن ہمام نافع الحمیری تھے۔یہ بھی اسی ملک کے چشم و چراغ تھے جس کے بارے میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے 'الایمان یمان وارد ہوی ہے۔' جہاں تک زیر اشاعت صحیفے کا تعلق ہے عبدالرزاق نے بجنسہ روایت کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔اہل علم کی خوش قسمتی ہے کہ انہیں دو بڑے اچھے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہی شاگرد ملے۔ایک امام احمد بن حنبلؒ اور دوسرے ابوالحسن احمد بن یوسف السلمی، ان دونوں نے ہمارے صحیفے کی خاص خدمت کی۔امام احمد بن حنبل نے اسے اپنی ضخیم تالیف المسند کے باب ابوہریرہؓ کی ایک خاص فصل میں بلا حذف واضافہ ضم کر دیا ہے اور جب تک مسند احمد دنیا میں باقی رہے گی، صحیفہ ہمام کے بھی باقی رہنے کا سامان کر دیا۔(۲۱)

اس رسالہ کی اشاعت سے ڈاکٹر حمید اللہ نے حدیث کی استنادی حیثیت پر ایک واضح علمی اور تحقیقی دلیل قائم کی۔منکرین و مستشرقین کی یہ دلیل ہے کہ اسناد وضع کی گئیں اور احادیث بھی، لہٰذا سارا ذخیرہ حدیث مشکوک ہے۔اس تحقیقی کام نے یہ مبرہن کیا کہ سند اور متن حدیث کی حفاظت کا اہتمام مستند ہے اور کسی راوی کے وساع ہونے یا کسی حدیث کے موضوع ہونے سے سارا ذخیرہ حدیث ساقط الاعتبار نہیں ہو جاتا (۲۲)

۲۔ الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم والخلافۃ الراشدۃ

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کی مستقل تصنیف کا موضوع، اگرچہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عہد خلافت راشدہ کے سیاسی وثیقہ جات ہیں، مگر ان کا تعلق بھی تاریخ حدیث اور اس کی استنادی حیثیت سے بنتا ہے، کیوں کہ ان دستاویزات کی جمع آوری اور ترتیب میں بنیادی طور پر یہ فکر کارفرما ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عہد خلافت راشدہ میں تحریری دستاویزات کا تسلسل موجود ہے، دراصل یہی وہ ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم کا پی۔ایچ۔ڈی کی سطح کا کام تھا جسے بعد میں منظم صورت میں کتابی شکل میں پیش کیا گیا (۲۳) جس کی وجہ سے ڈاکٹر موصوف کا رجحان حدیث و سیرت کی طرف ہوا۔یہ سیاسی وثیقہ جات ان موضوعات پر ہیں:

1- نئے یا سابقہ معاہدوں کی تجدید.

2- دعوتِ اسلام کے خطوط.

3- گورنروں کی نامزدگیاں اور ان کے فرائض پر مشتمل خطوط.

4- اراضی و دیگر چیزوں کے عطایا.

5- امان نامے اور وصیت کے خطو.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

6- بعض معاملات میں متعین لوگوں کے لیے استثناء کی گنجائش۔

7- دیگر متفرق خطوط یا وہ خطوط جو مختلف لوگوں کی طرف سے آپ کو موصول ہوئے۔

۳۷۰ دستاویزات پر مشتمل یہ مجموعہ ترتیب و تنظیم کا بہترین نمونہ ہے، اس سے جہاں اس عہد کی سیاسی و معاشرتی سرگرمیوں کا پتہ چلتا ہے وہاں ان مستند نصوص کی موجودگی سے مسلمانوں کی علمی روایت کی صداقت وثقاہت بھی ثابت ہوتی ہے۔

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عہد خلافت راشدہ کی دستاویزات کی جمع آوری میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے کس قدر تحقیق اور جاں کاہی سے کام لیا۔ اردو مترجم ابو یحییٰ امام خان نوشہروی رقمطراز ہیں:

''ان احکام وفرامین میں سے اسفار حدیث میں ہیں اور اکثر کتب سیرت میں ملتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے پہلے بھی بعض اہل نظر نے بھی تلاش کر کے ایسے مجموعے شائع کیے اور وہ مجموعے مقبول بھی ہوے۔ بظاہر ڈاکٹر حمید اللہ نے ان مجامیع میں اضافہ کیا ہے، لیکن ممدوح کے اضافات نے اس صنف کو جامعیت کا درجہ بخشا اور یہ کتاب دنیا میں پھیل گئی، اس کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہوا جن زبانوں مسلمانوں کی مشہور زبان اردو بھی ہے۔ ممدوح نے اس تلاش میں انقرہ تک سفر کیا۔ وادی مقدس طوی (طور سینا) پہنچے۔ پیرس میں تو آپ کا قیام ہی تھا، انگلینڈ وفرانس میں زیادہ فاصلہ نہ تھی، مگر اسفار کتب میں جستجو کوہ کندن سے کم نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کس قدر مشقت برداشت کی اور ان کی مشقت کے صلے میں دُنیا کے لیے علم کو وہ گوہر نایاب ملا جس کے لیے ہم اور آپ سب چشم براہ تھے۔ (۲۴)

سیاسی وثیقہ جات کے سلسلے میں دو الگ کتب کا تذکرہ بے جا نہ ہوگا

۳۔ پیغمبر اسلام کے سیاسی مکتوبات میں چھ کی اصلیں:

اس کتاب میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات بنام مقوقس، نجاشی، قیصر، کسریٰ، المنذر بن ساویٰ اور جیفر وعبد بن حلبندی سے بحث کی گئی ہے۔ ان خطوط کی دریافت جن کی تعداد اب ۸ ہو چکی ہے ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا وہ کارنامہ ہے جس پر امت مسلمہ بجا طور پر فخر کر سکتی ہے اور عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا نا قابل انکار ثبوت ہے جن کی نقول اب عام دستیاب ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

4-The first writter constitution in the world

اس کتاب میں دستور مدینہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سرکاری دستاویز ہے جس کی توضیح ڈاکٹر مرحوم نے دفعات کی صورت میں کی ہے اور بجا طور پر دنیا کا پہلا تحریری دستور قرار دیا ہے۔سرورق پر اس کا تعاف یوں درج ہے:

"An important document of the time of the Holy Prophet"

(ب) تاریخ حدیث پرمبنی مقالات وخطبات

تاریخ حدیث پر نہ صرف مستقل کتب بلکہ متفرق مقالات وخطبات کا تذکرہ بھی دلچسپی کا باعث ہوگا۔

1- تاریخ حدیث شریف (خطبات بہاولپور)

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے خطبات بہاولپور اسلام کی عام فہم تعلیمات کے ضمن میں نمایاں شہرت کے حامل ہیں، یہ خطبات ڈاکٹر موصوف کی جملہ تصانیف کا نچوڑ ہیں ان میں دوسرا خطبہ حدیث شریف پر ہے، اس خطبہ میں حدیث کی ضرورت واہمیت اور تدوین پر سادہ، ودلنشین اور عام فہم انداز میں تشریح کی گئی ہے۔جابجا مثالوں کے ذریعے استدلال کیا گیا ہے۔

ایک جگہ حدیث کی ضرورت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''فرض کیجیے کہ ایک سفیر کسی بادشاہ کی طرف دوسرے بادشاہ کے پاس سے ایک خط لے کر جاتا ہے، اس مسئلے پر جب گفتگو ہوگی تو سفیر کا بیان کیا ہو کہ، ہر لفظ بھیجنے والے بادشاہ ہی کا پیغام سمجھا جائے گا۔اس مثال کے بیان کرنے سے میرا منشاء یہ ہے کہ حقیقت میں حدیث اور قرآن ایک ہی چیز ہیں، دونوں کا مقام بالکل مساوی ہے۔

ایک اور موقع پر حدیث کی دوقسمیں اور نوعیتیں بیان کی ہیں:

1- سرکاری مراسلے: ہجرت سے قبل آپ کا حضرت تمیم داری کو پروانہ لکھ کر دینا' حضرت جعفرؓ کے ہاتھوں نجاشی کو خط بھیجنا، دوران ہجرت سراقہ کو پروانہ امن لکھ کر دینا' ہجرت کے بعد مردم شماری کروانا' دستور مدینہ اور دیگر کئی مراسلے شامل ہیں۔آپ کے دعوتی اور سیاسی خطوط بھی اسی قسم میں آتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

2- نجی طور پر مرتب کردہ تحریریں: صحابہ کرام کی نجی طور پر مرتب کردہ تحریریں جن میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، حضرت انسؓ ، حضرت ابو ہریرہؓ سمرہؓ بن جندب، عبداللہؓ ابن مسعود اور سعدؓ بن عبادہ جیسے صحابہ کرام کے تحریری مجموعے شامل ہیں۔

۳- أقدم آثار تدوين الحديث كتابةً

اس مقالہ میں حدیث کی تدوین عہد نبوی سے ہی شروع کیے جانے کا ذکر ہے۔ اس ضمن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان رسائل کا ذکر ہے جو قبل از ہجرت دوران ہجرت اور بعد از ہجرت لکھے گئے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مرتب ہونے والے صحائف کا تذکرہ بھی ہے۔(۲۸)

(ج) احادیث سے اخذ واستنباطات

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی خدمات حدیث کا ایک پہلو یہ بھی ہے، کہ آپ نے پورے لٹریچر میں احادیث نبویؐ سے جا بجا استدلال کیا ہے، اس سے جہاں ایک طرف علم حدیث پر آپ کی گہری نظر اور بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے تو دوسری طرف حدیث کا عملی اور اطلاقی پہلو بھی سامنے آتا ہے نیز اس سے سیرۃ نبویؐ کی عملیت اجاگر ہوتی ہے، چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

۱- امام بخاریؒ نے صراحت کی ہے کہ آخری سال، وفات سے چند ماہ پہلے جب رمضان کا مہینہ آیا تو آپؐ نے پورے کا پورا قرآن مجید لوگوں کو دو مرتبہ سنایا(۲۹).

۲- (حدیث جبرئیل) میں تین چیزوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ ایمان کیا چیز ہے؟ اسلام کیا چیز ہے؟ احسان کیا چیز ہے؟ انہی تین باتوں کو بالفاظ دیگر عقائد و عبادات اور تصوف کہا جا سکتا ہے(۳۰).

۳- تسبیح کا جواز ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایک دعا مجھے دو ہزار مرتبہ روزانہ سونے سے پہلے پڑھنے کی تاکید فرمائی تھی، دو ہزار ایک ایسا ہندسہ ہے جس کا انگلیوں پر شمار کرنا مشکل ہے(۳۱).

۴- غزوۂ طائف سے واپسی کے موقع پر ایک واقعہ پیش آیا، جسے شاید تبلیغ کا بالواسطہ طریقہ کہا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جائے جب باغ میں ایک عیسائی ملازم (عداس) نے انگور کا خوشہ پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہ کر انگور کے دانوں کو کھانا شروع کر دیا (۳۲)

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے جو تحقیقات پیش کیں وہ معاصر تحقیقات میں نہ صرف اعلیٰ پائے کی تھیں، بلکہ انہوں نے تحقیق کا جو معیار متعارف کرایا وہ بہت بلند تھا، بلکہ اگر کہا جائے کہ تخیلات سے بھی ماوراء تھا تو درست ہوگا۔ اگر چہ اس بنیاد پر دور جدید میں بہت سے مصنفین نے اس اسلوب تحقیق کو آگے بڑھایا اور پھر دلائل' قرآن اور شواہد سے اس بات کو پورے طور پر ثابت کر دیا کہ علم حدیث صرف زبانی روایات پر مبنی نہیں، بلکہ انسانی وسائل کے اعتبار سے کسی بھی ذخیرۂ علم کو محفوظ کرنے کے لیے جو اسالیب انسانوں کے لیے ممکن ہیں، ان سب سے کام لے کر علم حدیث کے ان قیمتی ذخائر کو محفوظ کر لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر محمود غازی کے بقول ''آج کوئی مستشرق یا مستشرق سے متاثر کوئی مستغرب یہ بات نہیں کہتا کہ علم حدیث کی بنیاد سنی سنائی روایات پر ہے، یہ وہ بنیادی اہمیت کا کام ہے جو ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے علم حدیث کے باب میں کیا' جس کے بارے میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ علم حدیث کی تاریخ کے انتہائی بنیادی پہلو سے متعلق ہے۔ اس سے ایک اور نئی جہت اور نئی رو کا آغاز ہوا ہے (۳۳)۔

حواشی وحوالہ جات

1- محمود احمد غازی' ڈاکٹر محمد حمید اللہ' بیسویں صدی کے ممتاز ترین محقق' در ماہ نامہ دعوۃ' خصوصی شمارہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نمبر' اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی' جلد ۹: شمارہ ۱۰' مارچ ۲۰۰۳ء ص ۲۷۔

2- قانون بین الممالک کے اصول اور نظیریں (مکتبہ ابراہیمیہ حیدر آباد دکن) پر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا تعارف استاذ قانون بین الممالک (جامعہ عثمانیہ) کے طور پر موجود ہے، نیز دیکھیے: امام ابوحنیفہؒ کی تدوین قانون اسلامی' ار، دا کیڈمی سندھ کراچی' ۱۹۸۳ء۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

-3 خالد علوی، ڈاکٹر، حفاظت حدیث، الفیصل ناشران وتاجران کتب، اردو بازار لاہور ۱۹۹۹ء ص ۱۶۔

-4 ایضاً، ص ۱۶، ۱۷۔

-5 Lane Pool stenely, The speeches and table take of the prophet Muhammad, Macmillen and Co. Ltd. Newyork 1905, P-III.

-6 Encyclopedia of Brittannica, University of Chicago, Britannica Vol. 22 P-5.

-7 Origions of Muhammaden jurisprudance - P-58

-8 خالد علوی، ڈاکٹر، حفاظت حدیث، حوالہ مذکورہ، ص ۱۷۔

-9 ایضاً، ص ۲۰

-10 ایضا، ص ۲۱

-11 خالد علوی، ڈاکٹر، ڈاکٹر حمید اللہ کی خدمت حدیث، در دعوۃ، ڈاکٹر محمد حمید اللہ نمبر، حوالہ مذکورہ، ص ۴۰۔

-12 خالد علوی ڈاکٹر، حفاظت حدیث، در حوالہ مذکور، ص ۲۲۔

-13 خالد علوی، ڈاکٹر، ڈاکٹر حمید اللہ کی خدمت حدیث، حوالہ مذکور، ص ۴۰۔

-14 الصحیفہ الصحیحہ جو صحیفہ ہمام بن منبہ کے نام سے بھی موسوم ہے، کی سب سے پہلے اشاعت، مجلۃ المجمع العلمی العربی، دمشق سے ۱۹۵۳ء میں بالاقساط چار حصوں میں ہوئی، دوسرا ایڈیشن کتابی شکل میں ۱۹۵۴ء میں دمشق ہی سے شائع ہوا۔ مذکورہ صحیفہ کو اردو زبان میں منتقل کرنے کی سعادت بھی ڈاکٹر موصوف کے بھائی مولانا محمد حبیب اللہ کے حصے میں آئی، جو ۱۹۵۵ء میں اسلامک پبلی کیشنز سوسائٹی حیدر آباد دکن سے شائع ہوا۔ جب کہ انگریزی میں اس کا ترجمہ ڈاکٹر مرحوم کے ایماء پر ان کے استاد مولوی محمد رحیم الدین نے کیا اور ۱۹۶۱ء میں حیدر آباد دکن سے شائع ہوا۔ پاکستان میں بھی اردو تراجم متعدد بار شائع ہوئے۔ مزید دیکھئے: صحیفہ ہمام بن زر منبہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ

-15 ڈاکٹر محمد حمید اللہ صحیفہ ہمام بن منبہ، اکیڈمی آف لائف لیٹرز کراچی، پاکستان، ۱۹۹۴ء دیباچہ، ص ۵۱۔

-16 صحیفہ، ہمام بن منبہ، پیش لفظ طبع ثالث، ص ۹۔

-17 ایضاً، ص ۶۹۔

-18 ایضاً ص ۶۹۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

19- ایضاً، ص ۹۔

20- ایضاً، ص ۵۱۔

21- ایضاً، ص ۵۵۔

22- خالد علوی، ڈاکٹر، ڈاکٹر حمید اللہ کی خدمت حدیث، حوالہ مذکور، ص ۴۲۔

23- الوثائق السیاسۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدہ، دراصل ان کا وہ مقالہ ہے جو انھوں نے بزبان فرانسیسی ۱۹۱۴ء میں سوربون یونیورسٹی (فرانس) کے لیے عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت راشدہ میں اسلامی سفارت کاری کے موضوع پر لکھا اور اس کی بنیاد پر کرڈی لٹ کی سند حاصل کی۔ فرانسیسی ایڈیشن پہلی مرتبہ ۱۹۳۵ء میں منظر عام پر آیا، تاہم ڈاکٹر مرحوم کے بقول یہ بعض حوالوں سے نامکمل ہے۔ عربی زبان میں اس کی پہلی طباعت ۱۹۴۱ء میں لجنۃ التالیف والترجمہ قاہرہ مصر سے ہوئی، جب کہ دوسری دفعہ ۱۹۵۶ء میں، طبع خامس ۱۹۸۵ء میں بیروت سے ہوئی۔ اردو ترجمہ ابو یحییٰ امام خان نوشہروی نے ڈاکٹر حمید اللہ کی اجازت سے سیاسی وثیقہ جات از عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تا بہ خلافت راشدہ، کے نام سے کیا اور مجلس ترقی ادب لاہور نے ۱۹۶۰ء میں پہلی مرتبہ طبع کیا

24- محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، الوثائق السیاسیۃ اردو ترجمہ، سیاسی وثیقہ جات، مجلس ترقی وادب لاہور، ۱۹۶۰، ص ۱۶، ۱۷۔

25- مکتوبات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ خطوط کی اصلیں، بحوالہ معارف اعظم گڑھ، ۱۳۸/۵، نومبر ۱۹۸۶ء۔

26- Hamidullah, Dr, The first written constitution in the world, Sh. Muhammad Ashraf, Lahore. 1975.

27- محمد حمید اللہ، خطبات بہاولپور، ادارہ تحقیقات اسلامی، الجامعۃ الاسلامیۃ العالمیۃ اسلام آباد، اشاعت سوم، ۱۹۹۰ء، ص ۴۲۔

28- محمد حمید اللہ، اقدم آثار تدوین الحدیث وکتابۃ، الدراسات الاسلامیۃ، اسلام آباد، مارچ، ۱۹۸۰ء

29- خطبات بہاولپور، حوالہ مذکور، ص ۱۶۔

30- ایضاً، ص ۱۸۷

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

31- ایضاً، ص ۲۱۴

32- ایضاً، ص ۴۰۶

33- محمود احمد غازی، ڈاکٹر، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، بیسویں صدی کے ممتاز محقق، حوالہ مذکور، ص ۲۲:

© rasailojaraid.com